بسم اللہ الرحمن الرحیم

حریص زندگانی

تلخیاں ہی تلخیاں ہیں زندگانی میں بہت
قصے ہی قصے نہاں دیکھے کہانی میں بہت

کس قدر بے چینیاں سمٹی ہوئیں آئیں نظر
مسئلے اقسام کے دیکھے جوانی میں بہت

دیکھیں جو کردار تو چھوئے تنزل کی حدیں
دور دورہ حرص کا ہے زندگانی میں بہت

دولت دنیا بنائی آدمی نے اور سکون
ڈھونڈتا ہے اوروں کی ایذا رسانی میں بہت

یہ فصیل وقت جو حائل ہے ہم میں کچھ نہیں
قرب کی لذت اگر چاہیں نشانی میں بہت

سنگ لے کر جا رہا ہے قلب کی وادی سے دھول
بہ رہا ہے آنکھ سے دریا روانی میں بہت

کیوں نہ ہو فضلی تری آمد کا شیدا اے تراث
دلنشینی دلکشی ہے ان معانی میں بہت

محمد اسماعیل فضلی